جمہوری ڈائیلاگ۔2013

شہریوں کا اعلامیہ

جمہور، جمہوریہ اور جمہوریت

الیکشن 2013ء سے پہلے ملک کے سیاسی افق پر کئی نئے پہلو ابھر کر سامنے آ رہے ہیں۔ بعض جمہور کی دانش اور جمہوری عمل میں انکی محدود شرکت پر سوال اٹھا رہے ہیں تو دوسرے انکے ووٹ کی طاقت سے ہی منتخب نمائندوں کو حق حکمرانی سونپنے کی بھرپور وکالت کر رہے ہیں کیونکہ یہی جمہور کے جمہوریہ کے ساتھ میثاق آئین پاکستان کا تقاضا اور انکی غالب اکثریت کی خواہش ہے۔

جمہوریہ کو درپیش مسائل اور چیلنجز کی فہرست بھی اچھی خاصی طویل ہے۔ ان مسائل کے حل کے لئے بھی نقطہ ہائے نظر منقسم ہیں بعض حلقے جمہوریہ کے دیرینہ مسائل کا حل ٹیکنو کریٹ مسیحائی میں تلاش کرنے کے آرزومند ہیں جبکہ ملک کی تمام معتبر سیاسی جماعتیں اور جمہور کی غالب اکثریت بروقت، صاف اور شفاف انتخابات اور جمہوری انداز میں پرامن انتقال اقتدار کی خواہشمند ہیں۔

کچھ ایسا ہی حال جمہوریت کے تصور کی تفہیم کا ہے۔ بہت سارے لوگ جمہوریت کی تعریف کو انتخابات تک ہی محدود سمجھتے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ ادھوری بات ہے اور انتخابات جمہوریت کا انتہائی اہم مگر فقط ایک پہلو ہیں۔ لہٰذا جمہوریت کے دیگر لوازمات یعنی آئین اور قانون کی حکمرانی، جمہور کے جان و مال کا تحفظ، انکے معاشی، سماجی، مذہبی اور ثقافتی حقوق کی بجا آوری، معاشرے کے محروم اور کمزور طبقات خصوصاً خواتین اور اقلیتوں کیلئے ترجیحی اقدامات اور بہترین سماجی خدمات فراہم کرنے والی اچھی اور جوابدہ حکومت کی طرف توجہ دینا انتہائی ضروری ہے۔

الیکشن 2013ء کروڑوں پاکستانیوں کو انکی قومی زندگی میں پہلی بار یہ موقع فراہم کرے گا کہ وہ سیاسی جماعتوں کو انکی کارکردگی کی بنیاد پر ووٹ دے سکیں۔ امید کی اس راہ میں ہم شہریوں کے اعلامیہ جمہوریت کے ذریعہ اپنا نقطہ نظر پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ سیاسی جماعتیں ان نکات پر غور کریں گی اور انہیں اپنی پالیسیوں میں جگہ دیں گی۔ ہم جوابدہ جمہوری سیاست کے ذریعہ ملک اور عوام کے حالات بدلنے کے قائل ہیں۔

ہم موہنجوڈارو، گندھارا، سوات، ہڑپہ اور مہرگڑھ کی قدیم اور عظیم تہذیبوں کے وارث:۔

ہم مذاہب عالم کے ارتقاء کے امین کثیر الفکر خطہ کے باسی:۔

ہم اپنے ہم وطنوں کے رنگ، نسل، زبانوں اور ثقافتوں کی ہفت رنگی اور ہمہ جہت پہلوؤں کی قدر کرنیوالے:۔

ہم اپنی تاریخی جدوجہد اور بے لوث قربانیوں کے بعد وفاقی، جمہوری، پارلیمانی اور فلاحی اسلامی پاکستان میں رہنے کے آرزو مند جمہورِ پاکستان:۔

جانتے ہیں کہ ہمیں اپنی 66 سالہ قومی تاریخ کے ابتدائی 9 سال بغیر آئین اور وفاق گریز رویوں کے ساتھ رہنا پڑا جبکہ قومی زندگی کا 60 فیصد سے زائد عرصہ ہمیں آمریت اور اس کے زیرِ سایہ مصنوعی جمہوریت کے تحت گزارنا پڑا۔ ان تلخ تجربات کے بعد آج ہمارا ایمان اور یقین ہے کہ ہماری بقاء جمہوریت کے تسلسل اور اس کے تابع عوام دوست، شفاف، ذمہ دار اور جوابدہ جمہوری حکمرانی میں ہے۔

ہمیں خوشی ہے کہ آج ہم قومی تاریخ کے ایک اہم موڑ پر کھڑے ہیں جہاں تمام ریاستی ادارے آئین کے تابع رہ کر قانون کی حکمرانی کے لئے قدرے سنجیدہ نظر آتے ہیں، یہ ایسا قیمتی موقعہ ہے جہاں ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ دوررس سماجی، سیاسی اور انتظامی تبدیلی کیلئے دستیاب مواقع کو قابل عمل امکانات میں تبدیل کیا جائے۔ ریاست کی ساخت کو جمہوری اور جوابدہ بنایا جائے اور تمام پاکستانیوں کو وہ عزت اور وقار، تحفظ اور سہولیات میسر ہوں جنکے وہ برسوں سے خواب دیکھ رہے ہیں

ماضی میں سیاسی جماعتوں نے اپنی دانش اور ترجیحات کے مطابق کئی سیاسی دستاویزات اور اپنے چارٹر آف ڈیمانڈ پیش کیے، آج ہم شہری اپنا ''اعلامیہ جمہوریت'' پیش کرتے ہوئے یہ اعتراف کرتے ہیں کہ سیاست ایک قوم ساز عمل ہے اور ہم سیاسی جماعتوں کی تاریخی جدوجہد کو سراہتے ہوئے یہ توقع رکھتے ہیں کہ الیکشن 2013 کے بعد وہ اپنی تمام تر توانائیاں جمہوریت کے ذریعہ عوام کے جان و مال اور عزت و آبرو کو تحفظ فراہم کرنے اور ان کا معیار زندگی بہتر بنانے پر صرف کریں گی۔

ہم الیکشن 2013 کے موقع پر جمہور، جمہوریہ اور جمہوریت کے آئین کی چھاؤں میں مضبوط اور موثر ہوتے رشتوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور اس بارے معتبر سیاسی جماعتوں کی کاوشوں اور کوششوں کا احترام کرتے ہوئے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ کم از کم چھ اہم قومی اہداف عوام کے جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ، صحت، تعلیم، ماحول، پینے کا صاف پانی اور مقامی حکومت کے موثر نظام پر اپنی حکمت عملی کا جامع خاکہ پیش کریں، ہمیں بے حد خوشی ہوگی اگر وہ باہم کسی مشترکہ حکمت عملی پر اتفاقِ رائے قائم کرلیں، اس ضمن میں شہریوں کا معلومات کا حق انتہائی اہم ہے اور اسی کے ذریعہ وہ موثر احتساب کرسکتے ہیں۔

ہماری خواہش ہے کہ:

1۔ پاکستان کے تمام شہروں اور دیہاتوں کو موثر مقامی حکومت کے نظام کے ذریعہ جمہوری اور ترقی یافتہ بنایا جائے، صحت، ماحول، صفائی، تعلیم اور پینے کا صاف پانی عوام کے وہ بنیادی حقوق ہیں جو انتظامیہ کی سب سے مقامی سطح یعنی مقامی حکومت کے ذریعہ پورے کیے جاسکتے ہیں لیکن آج مقامی حکومت کے نظام سے گریز کی وجہ سے یہ تمام شعبے تباہ حال ہیں، عوام کو پینے کا صاف پانی میسر نہیں، نکاسی آب کا بوسیدہ نظام خطرناک بیماریوں کا باعث بن رہا ہے، فصلوں کی سیرابی کیلئے کوئی عملی اور قابل بھروسہ انتظام بھی موجود نہیں، ہمارے شہر کچرے کا ڈھیر بن رہے ہیں، ہم اسے جمالیات کی موت سے تعبیر کرتے ہیں، عوام کی غالب اکثریت معیاری تعلیم اور صحت عامہ کی بنیادی سہولتوں سے محروم ہے۔ لہٰذا اس حوالے سے بہتری کیلئے دانشمندی کے ساتھ آئینی تقاضوں کے مطابق مقامی حکومت قائم اور اضلاع میں غربت، پسماندگی اور ضروریات کو مدِنظر رکھ کر صوبائی مالیاتی کمیشن کے ذریعہ وسائل فراہم کیے جائیں اور ایسی جامع حکمت عملی وضع کی جائے جو آنے والے 10 سال تک تمام ممکنہ مسائل اور درکار وسائل کا مکمل احاطہ کرے۔

2۔ سیاست میں سرمائے کا عمل دخل بڑھ چکا ہے، آج عام آدمی جمہوری عمل میں حق نمائندگی حاصل نہیں کرسکتا کیونکہ سیاست پیسے کا کھیل بن چکی ہے، سیاسی جماعتوں میں جمہوری کلچر اور عام کارکنوں کے لئے آگے بڑھنے کے مواقع ہونے چاہئیں۔ مقامی حکومت کے اداروں میں کسانوں، مزدوروں اور خواتین کی نمائندگی میں اضافہ کیا جائے۔

3۔ پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیاں ہائی سیکورٹی ریڈزون میں واقع ہیں جہاں عوام کی رسائی یکساں ممکن نہیں، کوئی ایسا طریقہ اپنایا جائے جس سے عوام فیصلہ سازی کے عمل میں شریک ہوسکیں، اس مقصد کے لئے آن لائن مشاورت کا نظام قائم کیا جاسکتا ہے۔

4۔ مضبوط معیشت کیلئے کالے دھن پر قابو پایا جائے، ٹیکسوں کا عوام دوست کلچر اپنایا جائے اور عوام کو ان کے ٹیکسوں کے خرچ بارے بتایا بھی جائے۔ مقامی اور غیر ملکی سرمایہ کاری کیلئے سرخ فیتے اور افسر شاہی کی رکاوٹیں ختم کی جائیں، توانائی بحران کے حل اور امن و امان میں بہتری کیلئے ٹھوس اقدامات کیے

جائیں، ملک میں مربوط معاشی سرگرمیوں کیلئے حکومت صرف معاون کے طور پر کام کرے اور معاشی پالیسیاں عوام کی خواہشات کے عین مطابق تشکیل دی جائیں۔ ممبران قومی اور صوبائی اسمبلی کے ترقیاتی فنڈز کا کلچر ختم کر کے تمام ترقیاتی کام باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت مقامی حکومت کے ذریعہ کرائے جائیں۔

5۔ احتساب کا ایسا نظام وضع کیا جائے جو بڑے چھوٹے، امیر غریب اور طاقتور کمزور کی تفریق ختم کر دے، جس سے عوام کو کوئی ایسا تاثر نہ ملے کہ احتساب کے نام پر کسی کو سیاسی یا ذاتی انتقام کا نشانہ بنایا گیا ہے، پاکستان میں کرپشن کے مالی اسلوب کے علاوہ پالیسی کی کوتاہی کا جائزہ لینے کیلئے پالیسی آڈٹ کا کلچر اپنایا جائے نیز آئین پاکستان کے آرٹیکل 19۔اے کے تحت وفاق، صوبوں اور مقامی حکومتوں میں عوام کے معلومات تک رسائی کے بنیادی حق کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ موثر احتساب معیشت کو باقاعدہ دستاویزی شکل دے کر بھی کیا جاسکتا ہے۔

6۔ سول ۔ ملٹری تعلقات میں بہتری اور اعتماد سازی کیلئے مکالمے کو فروغ دیا جائے، تمام ریاستی ادارے آئین کے تحت طے شدہ دائرہ کار کے مطابق مختلف قوموں اور افراد کے تحفظ اور بہتر زندگی کی ضمانت کو رہنما اصول تسلیم اور اس پر خلوص نیت سے عمل کریں، فوجی وردی میں ملبوس عوام اور عام شہریوں کے درمیان فاصلے کم ہونے چاہئیں۔ اور ریاستی سلامتی کے معاملات میں شہریوں اور ان کے نمائندوں سے مشاورت کے اصول کو اپنایا جائے۔

7۔ مختلف نعروں اور نظریات کے ذریعہ پوری دنیا کو بدلنے کے بجائے داخلی محاذ پر تبدیلی لائی جائے، عسکری قیادت نے بھی تسلیم کیا ہے کہ ملکی سلامتی کیلئے زیادہ سنگین اندرونی خطرات ہیں، لہٰذا زیادہ مناسب یہ ہوگا کہ 18 کروڑ لوگوں کو ان کے بنیادی حقوق فراہم کرنے کیلئے ان کے جان و مال کے تحفظ کے ساتھ غربت، بیروزگاری، لاقانونیت، جہالت اور انتہا پسندی جیسے مسائل کا فوری حل نکالا جائے۔

8۔ ملک کی ایک انتہائی اہم ضرورت ایسی دوستانہ اور دور اندیش خارجہ پالیسی کی تشکیل ہے جو پاکستان کو نہ صرف روائتی تصورات سے نجات دلا کر داخلی سکون فراہم کرے بلکہ خطے اور عالمی برادری میں بھی باوقار مقام دلائے، پائیدار ترقی اور دیرپا امن کیلئے ایسی خارجہ پالیسی ناگزیر ہے جو مضبوط معیشت والے ملکوں کو پاکستان کے ساتھ تعاون میں اضافے کیلئے قائل کرے۔

9۔ ماضی کی غلطیوں، زیادتیوں اور کوتاہیوں کے ازالہ کے لئے ''سچائی اور مفاہمت کمیشن'' قائم کیا جائے تاکہ ایسے معاملات جو قومی اتفاقِ رائے میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں کو معافی اور آگے بڑھنے کے مستقبل بین رویہ کے ساتھ طے کیا جاسکے۔

10۔ ہمیں احساس ہے کہ پاکستانی وفاقیت کا پھول فقط نمائندہ پارلیمانی جمہوریت میں ہی کھل سکتا ہے، صوبائی خودمختاری کے جس پر عزم سفر کا آغاز 18ویں ترمیم کے ذریعہ کیا گیا، اسے موثر عملی جامہ پہنانے کیلئے واضح روڈ میپ دیا جائے۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ پاکستان میں انفرادی کوششیں اپنی جگہ لیکن ہمارا مستقبل اداروں کی مضبوطی اور ان کے اپنے اپنے دائرہ کار میں عوام دوست رویوں، حکمت عملیوں اور عملی کارکردگی کا تقاضا کرتا ہے۔

ہم جمہورِ پاکستان اپنی تاریخ کے تمام تلخ و شیریں لمحوں کا احترام کرتے ہوئے آگے بڑھنے کی خواہش میں اپنا جمہوری مستقبل اپنے ووٹ کی قوت سے خود سنبھالنا چاہتے ہیں۔ اختیارات کی تقسیم کے عالمی سطح پر تسلیم شدہ فارمولے کے مطابق پارلیمنٹ کو باوقار، عدلیہ کو آزاد اور انتظامیہ کو موثر دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ملک بدن، آئین روح اور حکومت دماغ ہے تو جمہوریت اس بدن میں باہم زندگی بخش تعلق برقرار رکھنے والا لہو ہے لیکن یہ ذہن نشیں رہے کہ عوام اس کے حواس خمسہ ہیں۔ ہمارا خواب ہے کہ پاکستان کا ہر شہری محفوظ، صحت مند، تعلیم یافتہ، ہنرمند اور معاشی طور پر فعال ہو اور آئین پاکستان کی چھاؤں میں ہم اپنے بہترین مستقبل کی راہیں تراشیں۔

جاگنے کے دن، سوچنے کے دن، جمہوری عمل کے دن

ہم سب اپنے ووٹ کی قوت سے پرامن جمہوری تبدیلی کی دہلیز پر ہیں

حکمت عملی:

1۔ ہم یہ "اعلامیہ جمہوریت" ملک کی تمام چھوٹی بڑی مگر سنجیدہ سیاسی جماعتوں کو بھجوا رہے ہیں، ہمیں توقع ہے کہ وہ انہیں اپنے منشور اور انتخابی مہم میں جگہ دیں گی۔

2۔ پاکستان کے تمام جمہوریت پسند عوام سے درخواست ہے کہ ان نکات کو اپنے اپنے حلقہء اثر میں اجاگر کریں۔ اپنے اپنے حلقہ میں امیدواروں سے ان نکات پر ان کا موقف جانیں۔ اور پھر اپنے ووٹ کا استعمال اپنی حقیقت پسندانہ رائے کی بنیاد پر کریں۔

3۔ ہماری قومی اور مقامی میڈیا سے درخواست ہے کہ اپنے مباحثوں اور انتخابات کے حوالے سے پروگراموں اور رپورٹنگ میں ان نکات کو جگہ دیں۔ شہریوں سے درخواست ہے کہ ان نکات پر اخبارات اور ذرائع ابلاغ کے دیگر اداروں کو خطوط لکھیں۔

4۔ اس اعلامیہ کی زیادہ سے زیادہ کاپیاں لوگوں میں تقسیم کریں اور اگر ہو سکے تو شہریوں کے اس موضوع پر اسٹڈی سرکل منعقد کریں، ہمیں امید ہے کہ اس گفتگو کے پاکستان کی جمہوری صحت پر مثبت اثرات مرتب ہونگے۔

آخر میں ہمیں خوشی ہوگی اگر آپ شہریوں کے اعلامیہ جمہورت کے متعلق اپنی سرگرمیوں اور کامیابیوں کے بارے میں سینٹر کو بھی آگاہ کریں۔ یاد رہے بعض اوقات چھوٹے چھوٹے پرعزم قدم بڑی تبدیلی کا پیش خیمہ بنتے ہیں۔ اپنی کوششوں کے بارے میں ہمیں ضرور بتایئے گا۔

Centre for
Civic Education
Pakistan

سینٹر برائے
سوک ایجوکیشن
پاکستان

پوسٹ بکس نمبر: 1123، اسلام آباد
ویب سائیٹ: www.civiceducation.org